احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 13۔جون 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 446
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 133 | جمعرات 26 محرم۔1417ھ 13 احسان 1375ہش 13 جون 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو

تم مصیبت دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں پھر کہتا ہوں کہ (دین حق) کی اصل جڑ توحید ہے یعنی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی چیز انسان کے اندر نہ ہو اور خدا اور اس کے رسولوں پر طعن کرنے والا نہ ہو خواہ کوئی بلا یا مصیبت اس پر آئے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یہ اٹھائے مگر اس کے منہ سے شکایت نہ نکلے بلا جو انسان پر آتی ہے وہ اس کے نفس کی وجہ سے آتی ہے خدا تعالیٰ ظلم نہیں کرتا۔ ہاں کبھی کبھی صادقوں پر بھی بلا آتی ہے مگر دوسرے لوگ اسے بلا سمجھتے ہیں در حقیقت وہ بلا نہیں ہوتی وہ ایلام برنگ انعام ہوتا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق بڑھتا ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے اس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور ان کی شامت اعمال ان پر کوئی بلا لاتی ہے تو وہ اور بھی گمراہ ہوتے ہیں۔

پس ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ تا ایسا نہ ہو کہ تم خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں میں ہو جاؤ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتا۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس کو ایسی توفیق عطا کی۔ وہ اس بات پر قادر ہے کہ ایک قوم کو فنا کر کے دوسری پیدا کرے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

خود بھی ظلم نہ کرو اور دوسروں کو بھی ظلم سے روکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

فساد کرنے سے بھی (دین حق) نے روکا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ بنیادی حکم ادائیگی حقوق شہریت ہے۔ اس کے لئے (دین حق) نے دو حکم دئے ہیں۔ ایک یہ کہ خود فساد نہ کرو۔ اور دوسرے یہ کہ (-) دوسروں کو فساد کرنے سے روکو۔ ایک یہ کہ خود ظلم نہ کرو اور دوسرے یہ کہ دوسروں کو ظلم کرنے سے روکو۔ ظلم کرنے سے روکنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لاٹھی پکڑ لو اور ان کو مارنا شروع کر دو بلکہ ایک ایسا معاشرہ قائم کرو کہ اس معاشرے میں کوئی شخص نہ ظلم کرنے کی جرأت کر سکے اور نہ فساد پیدا کرنے کی جرأت کر سکے۔ بہرحال ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جس طرح وہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کے حقوق اسے ملیں اسی طرح وہ یہ جذبہ رکھے کہ جو دوسروں کے حقوق ہیں وہ ان کو ملیں۔ اور جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے وہ دوسروں کے حقوق کو ادا کرے اور جہاں تک اس کے ماحول اور اس کے زیر اثر طبقہ کا سوال ہے وہ یہ نگرانی کرے کہ اس کا ماحول اور معاشرہ ہر ایک کے حقوق کو ادا کرنے والا ہو۔ اس سلسلے میں ہمیں بڑی خوشکن اور بڑی اچھی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ پس نہ صرف یہ کہ حق غصب نہ کرنے کا حکم ہے جو کہ فساد کے وسیع معنی کے اندر آجاتا ہے بلکہ ایک (-) احمدی پر یہ بھی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ ایسا ماحول اپنے گرد پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ دوسرے بھی فساد کرنے سے باز رہیں۔ شہری ذمہ داریوں میں سے امن کا قیام ایک بنیادی چیز ہے۔ ویسے تو سینکڑوں ذمہ

باقی صفحہ 2 پر

مدار نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ صائمہ بشریٰ شیخ بنت ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب جو ڈو میڈیکل کراچی میں ایم بی بی ایس کی طالبہ ہیں نے امسال ایم بی بی ایس کے پہلے پروفیشنل امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 85ء3 % نمبر حاصل کر کے کراچی کے تمام میڈیکل کالجز میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اس سے قبل 1993ء میں انہوں نے انٹر سائنس پری میڈیکل میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ کہ میو ہسپتال کے سابق پروفیسر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب (جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے معالج تھے) کے فرزند اکبر محمد انور صاحب C-14 ریس کورس روڈ لاہور قضائے الٰہی سے 61 سال کی عمر میں مورخہ 22 مئی 1996ء کو دل کے عارضہ سے وفات پاگئے ہیں....

مکرم حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے جنازہ پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور ان کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ موصوف میرے سمدھی اور عزیز متین احمد صاحب کیمکل انجنیئر شاہ تاج ٹیکسٹائل کے خسر تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے

ڈینٹل سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر نبیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن لاہور فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل کلینک کرنے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت مند احباب 14-6-96 بروز جمعہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ صبح ہی تشریف لائیں گے اور تمام مریضان جو حاضر ہوں گے، دیکھ کر جائیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

13- احسان 1375 ہش 13 - جون 1996ء

مشکلات و مصائب کا احساس

شدید سردی تھی اور نہایت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ٹھیلے پر کھڑا اسے دوڑاتے چلا جا رہا تھا۔ اس نے صرف ایک قمیض پہنی ہوئی تھی جس کے بٹن کھلے تھے اور وہ ہنستا گاتا مسکراتا اس انتہائی شدید سردی میں خوش و خرم چلا جا رہا تھا۔ ایک اور شخص کو ہم نے اسی وقت دیکھا بڑے موٹے موٹے کپڑوں میں ملبوس اور ایک بہت اچھا کمبل لئے جا رہا تھا اور سردی کی بات کر رہا تھا۔ اتنی شدید سردی آگئی ہے اور یہ سخت سردی اس کے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی۔ گرمیوں میں ہم نے پہاڑی پر پتھر کوٹتے ہوئے لوگوں کو دیکھا شدید گرمی تھی سر پر ایک معمولی سا پٹکا تھا اور روڑی کوٹتے چلے جا رہے تھے پسینہ بھی بہہ رہا تھا اور ہاتھ بھی جل رہے تھے اور یوں لگتا تھا کہ کوئی گانا گنگنا رہے ہیں۔ بڑے خوش بیٹھے ہیں اور خوش اسلوبی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس کے مقابل ہم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جسے گرمی سے بچنے کے تمام وسائل موجود تھے نہایت آرام دہ جگہ پر بیٹھا ہوا آرام کر رہا تھا یا اپنے کام میں مصروف تھا لیکن جو صاحب بھی اسی سے ملنے آتے ان سے گرمی کا ذکر کرتا اور ذکر بھی شکایت کے رنگ میں کرتا۔ ان سب لوگوں کو دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ حقیقتاً نہ سردی کوئی چیز ہے۔ اور نہ گرمی۔ ان دونوں کا احساس اصل بات ہے۔ یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ سردی اور گرمی کا احساس نہ کیا جائے تو وہ اپنے کام نہیں کر دکھاتیں۔ مضرت رسانی ان میں سے نکل جاتی ہے۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ان کا ہر پہلو قابل قبول ہو جاتا ہے۔ اور یہ قابل قبول ہونا ہی زندگی کو خوش گوار بناتا ہے سردی ہے اور آپ محسوس نہیں کرتے۔ گرمی ہے اور اس کا آپ کو احساس نہیں ہے۔ تو آپ بہرحال ان لوگوں سے تو بہت بہتر ہیں جو سردی بھی محسوس کرتے ہیں اور گرمی بھی محسوس کرتے ہیں اور پھر ان کی مضرت رسانی سے حصہ بھی لیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا جو مصائب کا گھر ہے یہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جسے کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی رنگ کی کسی مصیبت سے واسطہ نہ پڑا ہو۔ امیر ہے تب بھی غریب ہے تب بھی۔ وسائل اس کے پاس موجود ہیں تب بھی اور وسائل سے محروم ہے تب بھی۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو مصائب کی موجودگی کے باوجود ان کے احساس میں کمی ہونا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ انسان پر مصائب تو آئیں لیکن برداشت کرنے میں کوئی مشکل پیدا نہ ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ یہ دعا کوئی معنی نہیں رکھتی کہ خدا ہمیں مشکلات میں سے نکال لے اصل یہ دعا ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے مشکلات کو مسخر کر دے۔ مشکلات سے نکل جانا اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی ایک صورت ہے۔ لیکن بہت زیادہ خوشی کی صورت نہیں۔ مشکلات پر قابو پالینا انہیں مسخر کر لینا۔ یہ ہے اصل خوشی کی بات۔ یہ ہے وہ بات جو مصائب کے بعد انسان کے دل میں خوشی کی لہریں پیدا کرتی ہے کہ مصیبت آئی تو تھی لیکن خدا کے فضل سے ہم نے اس پر قابو پالیا ہے۔ اب وہ مصیبت ہمارے لئے مصیبت نہیں رہی یا ہم اس مصیبت کو مصیبت نہیں جانتے لیکن ایسا ہو صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے۔ جب انسان کی ایسی کیفیت ہو کہ وہ جو کچھ خدا سے مانگے اسے مل جائے۔ اس کی رضا مانگے اس کی رضا مل جائے اور مشکلات کے مسخر ہونے کی صورت یہی ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا مل جائے۔ وہی ایک ایسی ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے۔ وہی ہے جو حالات کو بدل سکتا ہے اور ہمارے لئے حالات کو مناسب بنا دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں تو ہمیں سردی اور گرمی۔ مشکل اور مصیبت کا احساس نہیں ملے گا۔

گپ شپ مار کے تم میری ہر خامی کو دوہراؤ گے
سچی جھوٹی باتوں سے تم دل اپنا بہلاؤ گے
یہ بات ہے ساری غیبت کی اور تم غیبت کو جانتے ہو
میرا بال نہ بیکا ہوگا تم ٹیڑھے ہو جاؤ گے

ابو الاقبال

یہ ثبوتِ بے نیازی تجھے کیوں ہوا گوارا
کہ فلک سے توڑ پھینکا مری زندگی کا تارا

ترے فیض کی بدولت ہوئے شاد کام لاکھوں
کبھی اے بہارِ ہستی کوئی اِس طرف اشارا

تجھے ناپسند ہے تو مری آرزو بدل دے
ابھی ہے اسی روش پر مرے آنسوؤں کا دھارا

نہ فلک سے کچھ شکایت نہ گلہ تری جفا سے
مجھے خواہشوں نے لوٹا مجھے زندگی نے مارا

نہ ملا کوئی ٹھکانا مری بے قراریوں کو
کہیں رو کے رات کاٹی کہیں رو کے دن گزارا

بڑے دکھ بھرے ہیں جاناں مری زندگی کے لمحے
کبھی ہو سکے تو سننا مری داستاں خدارا

نہ بدل سکی اگرچہ تری خُوئے لن ترانی
مرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بارہا پکارا

مری نیستی کا عالم ترے "کُن" کا منتظر ہے
مرے مہرباں دکھا دے "فیکون" کا نظارا

مصلح الدین احمد راجیکی

بقیہ صفحہ ۱

داریاں ہیں بلکہ شاید ہزاروں ہو جائیں کیونکہ جتنے حقوق ہیں ان کے مقابلے میں اتنی ہی ذمہ داریاں ہیں لیکن میں نے بطور مثال ایک بنیادی چیز یہ بتائی ہے کہ نہ صرف یہ کہ فساد نہیں کرنا بلکہ ایسا ماحول پیدا کرنا ہے کہ جو ہمارے ارد گرد رہنے والے ہیں وہ بھی فساد سے اجتناب کرنے والے ہو جائیں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھنے لگیں کہ شہری حقوق کی ذمہ داری امن اور آشتی کے ماحول میں ہی ادا کی جا سکتی ہے فساد اور درندگی کے مظاہروں کے ماحول میں شہری حقوق ادا نہیں کئے جاتے نہ ان کا ادا کیا جانا ممکن ہے۔ پس شہری ذمہ داریاں انسان انسان کے ہر قسم کے باہمی رشتوں سے تعلق رکھنے والی ہیں اور ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن خواہ قانون نے ان حقوق کی ادائیگی کی ذمہ داری ایک شہری پر ڈالی ہو یا نہ ڈالی ہو اور نہ ڈالنے کی صورت میں اگر (احکام دینیہ) نے وہ ذمہ داری ایک احمدی پر ڈالی ہو تو ان حقوق کو ادا کرنا ایک احمدی (-) کے لئے ضروری ہے۔

(از خطبہ 25- مئی 1976ء)

والدین اور طلباء متوجہ ہوں

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ جماعت ششم تا ایف اے / ایف ایس سی کے تمام طلباء کے لئے مورخہ 20- جون سے فری کوچنگ کلاس کا اجراء کر رہی ہے۔ رجسٹریشن کے لئے دفتر مقامی میں شام 7 تا 9 بجے رابطہ کریں۔

ناظم امور طلباء خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت جلد سوم

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب 11- اکتوبر 1905ء کو وفات پا گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بالخصوص مولوی صاحب کی وفات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ چند دن گزرنے کے بعد حضرت صاحب نے شام کے بعد دوستوں میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور خدام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں بیٹھے ہوتے تھے۔ اب میں بیٹھتا ہوں اور مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل گھٹنے لگتا ہے اس لئے میں نے مجبوراً یہ طریق چھوڑ دیا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت صاحب نے (اللہ پناہ دے) ان کی وفات پر بے صبری کا اظہار فرمایا نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ حضرت صاحب کا تو یہ مقام تھا کہ آپ نے فطری غم کے باوجود دوسروں کو نصیحت فرمائی کہ "مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا قائمقام اس کے کر دیتا ہے۔ قادر اور بے نیاز ہے" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان کی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی تھی اسے پر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ روشن علی صاحب کو کھڑا کر دیا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے مختصر سوانح

آپ 1858ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام کریم بخش رکھا گیا جسے بعد کو حضرت بانی سلسلہ نے عبدالکریم میں تبدیل کر دیا۔ ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے دستور کے مطابق مسجد کے مکتب میں پائی اور قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ اور پرائیویٹ طور پر ہی عربی اور فارسی علوم کا مطالعہ کر کے ان میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ امریکن مشن سیالکوٹ میں فارسی استاد مقرر کئے گئے۔ بعد ازاں آپ نے بورڈ مڈل سکول میں ملازمت اختیار کر لی مگر یہاں بھی آپ نے استعفیٰ دے دیا اور پبلک واعظوں کا سلسلہ جاری کر دیا۔ سیالکوٹ کے راجہ بازار کا چوک آپ کا لیکچر گاہ تھا۔ یہ غالباً 1880ء کی بات ہے۔ آپ کی آواز اتنی دلکش اور مؤثر تھی کہ بعض اوقات ہندو اور سکھ بھی آپ کی تلاوت کو سن کر ازخود رفتہ ہو جاتے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے آسمان سے اتر کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔ علاقہ بھر میں آپ کا چرچا ہو گیا اور لوگ کثرت سے آپ کے جادو بھرے وعظ میں شریک ہونے لگے۔ جو سنتا مسحور ہو جاتا۔ آپ بہت جلد اپنی خداداد طاقت سے ایک فصیح و بلیغ اور پرجوش مقرر بن گئے اور عربی، فارسی، انگریزی اور اردو میں آپ کو اتنی دسترس حاصل ہو گئی کہ ان زبانوں کے عالم بھی آپ کو داد فصاحت دینے لگے۔ آپ کی تقاریر سے عیسائی مشن تھرا گیا۔ اور انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ انہیں اپنی ملازمت میں دوبارہ لے سکیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایک عرصہ سے آپ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب سے گہرا تعلق رہا بلکہ آپ ایک دفعہ مسلسل چھ ماہ تک کشمیر میں ان کی خدمت میں حاضر رہے۔ یہ تعلق مولوی عبدالکریم صاحب کو بالآخر حضرت بانی سلسلہ کے دامن سے وابستہ کرنے کا موجب بنا۔ مارچ 1888ء میں حضرت صاحب سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ستمبر 1898ء میں آپ مستقل نقل مکانی کر کے قادیان آ بسے اور حضرت بانی سلسلہ کے مکان کے اس حصہ میں رہائش اختیار کر لی جو بیت مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ملحق ہے۔ اس مکان کے نیچے خود حضرت صاحب کا رہائشی کمرہ تھا۔ یہاں پانچ وقت کی عبادت اور جمعہ کی امامت آپ ہی کے سپرد ہوئی۔ جس کے فرائض آپ عمر بھر سرانجام دیتے رہے۔ آپ پہلے نیچری خیالات رکھتے تھے مگر حضرت بانی سلسلہ کے فیض صحبت نے آپ کے نظریات کو یکسر پلٹ کر جلد ہی زبردست عاشقانہ رنگ پیدا کر دیا تھا اور وہ قومی اور قلمی جہاد کے میدان کے لئے ایک جرنیل بن گئے اور آخر وقت تک وہ اس خدمت میں مصروف عمل رہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ نے آپ کی وفات پر اس زبردست تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے۔ جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے۔ اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن اعلانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں اس کے بعد وہ ہماری محبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی۔ کسی امر میں ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا وہ کفر سمجھتے تھے ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی (-) ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گزری تھی۔ اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ان کو ایک نوکری دو سو روپے ماہوار کی ملتی تھی مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکساری کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزار دی۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ (دین حق) پر جو اندرونی بیرونی حملے ہوتے تھے ان کے دفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ہمیشہ ان کی قلم چلتی رہتی تھی (-) غرض میں جانتا ہوں کہ ان کا خاتمہ قابل رشک ہوا کیونکہ ان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہ تھی"

ذیابیطس کا حملہ آپ کی شبانہ روز قلمی و علمی مصروفیات کا نتیجہ تھا کہ زلزلہ کانگڑہ سے قبل آپ کو کثرت پیشاب کا شدید عارضہ ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ کی دعا کی برکت سے افاقہ ہوا ہی تھا کہ 12- اگست 1905ء کو آپ کی پشت پر دونوں کندھوں کے درمیان ایک چھوٹی سی پھنسی نمودار ہوئی جو پہلے معمولی سمجھی گئی مگر بعد میں اس نے یکایک خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ابتداءً اس میں کاربنکل (Carbuncle) کی علامات پوری پوری نہ پائی جاتی تھیں مگر چند روز بعد وہ پورا کاربنکل بن گیا۔ ساتھ ہی آپ کی ڈاڑھ میں سخت درد شروع ہو گیا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے (جو تین ماہ کی چھٹی پر قادیان گئے ہوئے تھے) صبح کو ڈاڑھ نکالی اور شام کو پھوڑے کا اپریشن کیا۔ حضرت مولوی صاحب کو اس سے انتہائی تکلیف اور درد و کرب پہنچی اور آپ رات بھر سو نہ سکے۔ یہ رات حضرت بانی سلسلہ کے لئے بھی انتہائی بے چینی کی رات تھی۔ باوجودیکہ 20- اگست 1905ء کو الماری کے تختے سے سر کو چوٹ لگنے سے بہت سا خون آپ کا نکل گیا تھا اور پہلے ہی سخت درد تھا نیز دوران سر کی بیماری کی شکایت بھی تھی لیکن حضرت صاحب کو مولوی عبدالکریم صاحب کی تکلیف کا بے حد احساس تھا اور خود نہ صرف اس رات بلکہ کئی راتیں جاگتے گزاریں اور دعاؤں میں مصروف رہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی اس قسم کا اضطراب اور فکر میں نے اپنی اولاد کے لئے بھی نہیں کیا۔

دعا کا معجزہ اور مولوی صاحب کی کاربنکل سے کلی شفایابی

حضرت بانی سلسلہ کی شبانہ روز دعاؤں کا ایسا معجزانہ اثر ہوا کہ کاربنکل جیسی مہلک بیماری سے آپ کلی شفایاب ہو گئے حالانکہ ذیابیطس کا مریض اگر کاربنکل کا شکار ہو جائے اور مریض بوڑھا ہو تو اس کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا بیان ہے کہ "مولوی صاحب کی یہ ابتدائی بیماری بہت سخت اور خطرناک تھی۔ اس شدت سے اس کا دورہ ہوا کہ میں ایمان سے کہہ سکتا ہوں کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی 51 دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تھا۔ اور یہ محض حضرت صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ 4 ستمبر 1905ء کو حضرت مولوی صاحب کو کلوروفارم سنگھا کر ان کا بڑا اپریشن ہوا جس سے ہاتھ پاؤں سرد اور نبض قریباً ساقط ہو گئی۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ نے ان کے لئے مشک بھجوایا اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ ادھر آپ نے دعا کے لئے سجدہ میں سر رکھا ادھر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تھی اصلاح پکڑنے لگی اور ابھی حضرت صاحب دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ نبض بالکل درست اور مضبوط ہو گئی۔ اس حیرت انگیز معجزہ کو دیکھ کر ڈاکٹر دنگ رہ گئے۔ اس طرح کا واقعہ یکم اکتوبر 1905ء کو بھی پیش آیا جبکہ ان پر غشی کی کیفیت طاری تھی۔ کئی روز سے پیچش تھی کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا اور نبض نامعلوم سی تھی۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے دوا بھی دی اور دعا بھی فرمائی۔ ابھی دوا اندر بھی نہ گئی تھی کہ نبض فوراً طاقت میں آ گئی۔ اور آپ ہوش میں آ گئے"

المختصر دعاؤں نے اعجازی اثر دکھایا یہاں تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب مجھے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو دو تین روز تک چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ جماعت کے احباب میں ان کی شفایابی نے خوشی اور مسرت کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔

وفات اور بہشتی مقبرہ میں تدفین

مگر یہ ایک وقتی امر تھا اور نہ دراصل آسمان پر شہنشاہ حقیقی کی طرف سے اپنے دربار میں بلاوے کا حکم صادر ہو چکا تھا اسی لئے حضرت مولوی صاحب کو کاربنکل کی بیماری سے پورا افاقہ ہوا ہی تھا کہ آپ ذات الجنب کی بیماری میں مبتلا ہو گئے جس سے 106 درجہ بخار ہو گیا۔ اور آپ 11- اکتوبر 1905ء کو بدھ کے دن اڑھائی بجے کے قریب عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ آپ کی نعش حضرت صاحب کے حکم کے مطابق 12- اکتوبر کو قبل دوپہر ایک صندوق میں پہلے امانتاً دفن کی گئی۔ کیونکہ حضرت صاحب کا منشاء اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق "بہشتی مقبرہ" کے قیام کا تھا اور حضرت صاحب سب سے پہلے آپ ہی کو اس میں سپرد خاک فرمانا چاہتے تھے۔ 26 دسمبر کو جبکہ بیرونجات سے احمدی دوست جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ ظہر و عصر کے بعد احباب حضرت مولوی صاحب کا تابوت اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے باغ میں پہنچے۔ اگلے روز 27 دسمبر کی صبح کو دس بجے کے قریب حضرت صاحب نے اپنے خدام کو لے کر جنازہ پڑھا اور آپ کو "بہشتی مقبرہ" میں دفن کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح آپ کے وجود سے بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا کتبہ

حضرت بانی سلسلہ نے ان کے کتبہ کے لئے ایک درد انگیز مرثیہ لکھا جو آپ کے مزار مبارک کی لوح پر آج تک موجود ہے۔ اس مرثیہ کے چند اشعار یہ ہیں:-

کے تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم
آنکہ جان داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامی دیں آنکہ یزداں نام اولیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینہ دین قویم
اے خدا برتربتِ اوٗ بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

یعنی عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جاسکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی۔ وہ جو دین حق کا حامی تھا اور جس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا وہ خدائی اسرار کا عارف تھا اور دین متین کا خزانہ۔ اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہتا ہے۔ مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے۔ اے خدا اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل کر دے۔

محب اور محبوب کی محبت کا پر کیف منظر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے عشق کا یہ حال تھا کہ بیماری کی عین شدت درد و اضطراب میں حضرت صاحب کی یاد میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے کہ جب مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو میں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی زارو قطار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے ابھی سواری منگواؤ اور مجھے لے چلو۔ ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ میں مرچلا ہوں۔ مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا جائیں اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ میں نیچے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کو ملنے کو نہیں چاہتا؟ مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت اماں جان نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں جاتا ہوں مگر تم دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔ خیر حضرت صاحب نے پگڑی منگا کر سر پر رکھی اور ادھر جانے لگے۔ میں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی تاکہ مولوی صاحب کو اطلاع دوں کہ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں جب میں نے مولوی صاحب کو جا کر اطلاع دی تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ تم نے حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی؟ کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے؟ میں نے کہا کہ آپ نے خود تو کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو میں نے دل کا دکھڑا رویا تھا۔ تم فوراً جاؤ اور حضرت صاحب سے عرض کرو کہ تکلیف نہ فرمائیں۔ میں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کر دیا کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں۔" یہ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے عشق و فدائیت کا عالم تھا۔ دوسری طرف حضرت بانی سلسلہ نے ان کی بیماری کے دوران میں علاج اور توجہ میں تو غیر معمولی نمونہ قائم کیا وہ کسی اور انسان میں دکھائی نہیں دیتا۔ صبح و شام آپ مولوی صاحب کے لئے دعاؤں میں گویا وقف تھے۔ ہر لحہ آپ کی توجہ مولوی صاحب کی طرف رہتی۔ مولوی صاحب کا حال دریافت فرماتے جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے یا جس کی دوا کی ضرورت ہوتی حضرت صاحب فوراً آدمی بھیج کر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے حضرت صاحب نے مولوی صاحب کے علاج معالجہ کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی جس کی نسبت خیال ہوا کہ مولوی صاحب کے علاج کے لئے مفید ہوگی ان کے لئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو حضرت صاحب مولوی صاحب کی تکلیف کو دیکھ نہ سکتے تھے چنانچہ باہر بیت الذکر میں کئی دفعہ فرماتے تھے مولوی صاحب کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے مگر میں ان کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا چنانچہ آخر مولوی صاحب اسی مرض میں فوت ہو گئے مگر حضرت صاحب کے ان کے پاس تشریف نہ لیجا سکے۔

تالیفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی تالیفات یہ ہیں 1 لیکچر گناہ 2 لیکچر (حضرت بانی سلسلہ نے کیا اصلاح و تجدید کی) 3 سیرت حضرت بانی سلسلہ 4 اثبات خلافت شیخین 5 خلافت راشدہ حصہ اول 6 القول الفصیح فی اثبات حقیقتہ.......7 دعوۃ الندوہ 8 خطبات کریمیہ (مرتبہ عرفانی صاحب 9 الفرقان (خلافت راشدہ حصہ دوم)

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

طارق محمود سدھو

ماحولیاتی تغیرات

زمینی ماحول میں روز بروز نئی سے نئی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ کہیں گرد و غبار ماحول کو خراب کر رہا ہے اور کہیں مختلف گیسیں اور دھواں ہوائی آلودگی کا باعث ہیں اور کہیں پانی کی گندگی جانداروں کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خطرناک شعاعیں ماحولیاتی نظام کو تباہ کر رہی ہیں۔ دن بدن انسانی آبادی میں اضافہ نہ صرف معاشی مسائل پیدا کر رہا ہے بلکہ ماحولیاتی ردوبدل کا موجب بن رہا ہے۔ انسان نے جہاں جہاں ترقی کے مدارج طے کئے وہاں وہاں بعض لحاظ سے پستی کی جانب بھی گامزن رہا یعنی بقا کے ساتھ ساتھ فنا کے سامان بھی پیدا کئے۔ انہی ترقیات نے ماحولیاتی تغیرات پیدا کئے جو کہ منفی اثرات رکھتے ہیں۔

زمین کے ارد گرد کرہ ہوائی کی بدولت زندگی قائم و دائم ہے۔ کرہ ہوائی دراصل مختلف گیسوں کا مجموعہ ہے جس میں گیسیں خاص تناسب سے پائی جاتی ہیں۔ اس تناسب میں بگاڑ ماحولیاتی تغیر کا باعث بنتا ہے جو نہ صرف نباتاتی بلکہ حیواناتی زندگی کے لئے خطرناک ہے کرہ ہوائی کا غلاف نہ صرف اس لئے ضروری ہے کہ اس میں موجود گیسیں مختلف جاندار استعمال کرتے ہیں بلکہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ خطرناک الٹرا وائلٹ شعاعوں کو زمین تک نہیں پہنچنے دیتا۔ زمین پر حملہ آور شہابئے اسی ہوا کی بدولت جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو نہ گرج چمک ہوتی' نہ بادل ہوتے' نہ بارش' نہ آگ اور نہ ہی برف ہوتی۔

دنیا میں صنعتوں اور گاڑیوں میں اضافہ جہاں سہولیات کا موجب بنا وہاں ماحول کو آلودہ کرنے کا باعث بھی بنا۔ کلورو فلورو کاربن' کاربن ڈائی آکسائیڈ' سلفر ڈائی آکسائیڈ وغیرہ بھی یہی ترقیاتی یونٹ پیدا کر رہے ہیں۔ سورج کی انفراریڈ (Infrared) شعاعیں فضائی ذرات اور ان گیسوں میں جذب ہو کر ماحول کو زیادہ گرم کر دیتی ہیں۔ جتنی زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں موجود ہو گی اتنی ہی انفراریڈ شعاعیں جذب ہوں گی اور اتنا ہی زیادہ ماحول گرم ہو گا۔

گزشتہ پچاس (50) سالوں سے زمینی ماحول کا اوسط درجہ حرارت مسلسل بڑھ رہا ہے اور آئندہ پچاس سالوں میں اوسط درجہ حرارت میں 1.5 ڈگری سے لے کر 4.5 ڈگری سینٹی گریڈ اضافہ ہو سکتا ہے۔ جو قطبین کی برف پگھلانے کا موجب ہو گا اور دنیا کے سمندروں میں پانی کا لیول یا درجہ 10 انچ سے لے کر 5 فٹ تک بڑھ سکتا ہے۔ بہت سے سبزہ زار صحراؤں میں تبدیل ہو سکتے ہیں اور زرخیز میدان بنجر ہو سکتے ہیں۔

کرہ ہوائی کے گرد اوزون (OZone) گیس کی تہہ موجود ہے جو خطرناک شعاعوں کو زمین تک پہنچنے نہیں دیتی۔ کلورو فلورو کاربن انسے تباہ کر رہے ہیں۔ اس کی تباہی سے خطرناک الٹرا وائلٹ شعاعیں آسانی سے زمین تک پہنچ جائیں گی جس کا نتیجہ جانوروں' انسانوں اور پودوں کی تباہی کی صورت میں نکلے گا۔

تیزابی بارشیں ایسی بارشیں ہیں جن میں تیزاب کی بھی کچھ مقدار موجود ہو۔ ایسی بارشیں بھی آلودگی کا باعث ہیں۔ ایندھن (Fossil fuel) کے جلنے سے سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ گیسیں پیدا ہوتی ہیں۔ بارش کے دوران یہ آکسائیڈز (oxides) فضا میں پانی کے قطروں سے عمل کر کے سلفیورک ایسڈ' سلفیورس ایسڈ نائٹرک ایسڈ اور نائٹرس ایسڈ جیسے مرکبات بناتے ہیں جو سطح زمین تک پہنچتے ہیں جن کے مہلک اثرات ظاہر ہوتے ہیں مثلاً مٹی کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ جنگلات اور فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تیزابی بارشیں بڑی بڑی عمارتوں اور پلوں کی تحلیل یا توڑ پھوڑ (corrosion) کا باعث بنتی ہیں۔ سانس لینے میں دشواری کا موجب بنتی ہیں اور پینے کے پانی کو آلودہ کر دیتی ہیں۔

ماحولیاتی تغیرات اور آلودگی کی شرح کو کم کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر کوششیں کی جا رہی ہیں اور بعض ممالک نے خطرناک گیسوں' اور صنعتوں کے بے کار مادوں کے غیر محفوظ اخراج پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ اور تمام دنیا میں اس مسئلہ پر سنجیدگی سے قابو پانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور وحشت ناک ضرور آتے ہیں۔ مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کن نہیں ہوا کرتی خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ قضا بھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر دونوں صورتوں میں قضا معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ ان کے نتائج کے برلانے یا روکنے کے واسطے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرے کہ اگر یہ امر میرے واسطے مفید تیری رضا کے بموجب ہے تو تو اسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر۔ ورنہ منذر ہے تو اس کی خوفناک صورت سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا رہے۔

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ قضاء ٹل جایا کرتی ہے۔ اس لئے انسان پوری تضرع خشوع و خضوع اور حضور قلب سے اور نیز عاجزی' فروتنی' اور درد دل سے اس سے دعا کرے۔ خواب میں دیکھے ہوئے حالات کے متعلق خواہ وہ کسی رنگ میں ہوں دونوں صورتوں میں دعا کی ضرورت ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم میجر جنرل (ر) نسیم احمد صاحب

اسد اللہ خان کوئٹہ

تمام خاندان کا پیارا وجود جو ہم سب کی آنکھوں کا تارا اور ایک بیش قیمت ہیرا تھا ہم سے جدا ہو کر 9- اپریل 96ء کو اپنے پیارے مولا کے حضور حاضر ہو گیا- یہ سب کچھ ایسا آناًفاناً ہوا کہ ابھی تک دل کو یقین نہیں آ رہا- لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں-

"بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

میں نہ جانے کس طرح پروگرام نہ ہونے کے باوجود ان دنوں لاہور گیا ہوا تھا- اور میرا پروگرام 13- اپریل کو راولپنڈی جانے کا تھا میں نے 8- اپریل کو ہی راولپنڈی جانے کا پروگرام بنا لیا- اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے مجھے وفات سے ایک روز قبل ہی راولپنڈی پہنچا دیا- عزیزم نسیم احمد سے ملاقات ہوئی- لیکن کیا معلوم تھا کہ آخری ملاقات ہو گی بہت خوش ہوئے اور مجھ سے پہلی بات یہ کی کہ بھائی آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ 29- مارچ کو میں نے بیت الحمد مری روڈ پر جمعہ پڑھایا اور عمر میں پہلی مرتبہ خطبہ بھی دیا- کیونکہ میں قائم مقام امیر جماعت تھا اور محترم امیر صاحب شوریٰ کے لئے ربوہ گئے ہوئے تھے یہ انکشاف کرتے ہوئے ان کے چہرے سے بے انتہا خوشی کا اظہار ہو رہا تھا- نیز کہنے لگے کہ مجمع کے سامنے بولنے سے تو کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی تھی- کیونکہ میڈیکل کالج میں روزانہ تین چار صد طلباء کو لیکچر دیتا رہا ہوں- صرف گھبراہٹ تھی تو یہ کہ میں خطبہ میں کیا کہوں؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا کہ 1923ء کا ایک خطبہ حضرت امام جماعت الثانی کا نظر آیا- جس مین بعض باتیں حضرت صاحب نے ایسی فرمائی تھیں جو کہ آج کل کے زمانہ کے مطابق تھیں- چنانچہ ان ہی بنیاد پر میں نے یہ خطبہ دیا- آپ اندازہ لگائیں کہ دین کے ساتھ انہیں کتنی عقیدت تھی کہ مجھے ملتے ہی بجائے کوئٹہ کے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں کا حال پوچھتے- انہوں نے یہ بات کی-

جماعت کے سلسلہ میں بہت غیرت رکھتے تھے اور کوئی ایسی بات سننے کے روادار نہیں ہوتے تھے جو جماعت کے خلاف ہو- امام وقت کے ساتھ بھی ان کا ایسا رشتہ تھا- جس کی مثال بہت کم ملتی ہے- اور جب بھی حضرت امام جماعت الثالث اسلام آباد تشریف لے جاتے تو جماعتی کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات گیارہ بجے روزانہ انہیں اپنے پاس بلا لیا کرتے اور خوب مجلس جمتی غالباً جنرل (ر) محمود الحسن صاحب بھی موجود ہوتے حضرت صاحب ہلکے پھلکے انداز میں لطائف بیان فرماتے اور عزیزم نسیم احمد بھی احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت صاحب کو لطائف سناتے- حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی آنکھوں کا بھی ہمیشہ معائنہ کرتے اور آپ کے ارشاد پر ان کے نسخہ جات خاکسار کو کوئٹہ بھجواتے تاکہ میں عینکیں تیار کر کے ربوہ بھجواؤں (حضرت امام جماعت الثالث اپنی تمام عینکیں خاکسار سے ہی بنوایا کرتے تھے) بعض اوقات خاکسار بھی عزیزم نسیم احمد کے ہمراہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تاکہ عینک کے لئے ضروری ناپ وغیرہ لے سکوں- موجودہ امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بھی ان کا بہت گہرا اور محبت بھرا تعلق تھا- اور حضرت صاحب بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے- ریٹائرمنٹ کے بعد دو مرتبہ وقف عارضی کے تحت افریقہ گئے اور ہزاروں لوگوں کی آنکھوں کا علاج معالجہ اور اپریشن بالکل مفت کئے- کئی مرتبہ ربوہ میں بھی آنکھوں کے علاج کے لئے بھی کیمپ لگایا- غریبوں کا علاج ہمیشہ بہت محنت کے ساتھ مفت کیا کرتے تھے- اور تشخیص کرنے کے بعد انہیں اپنے پاس سے رقم بھی دیتے تھے تاکہ وہ بازار سے دوائی وغیرہ خرید سکے- بلکہ اگر کوئٹہ سے کوئی شخص ان کے پاس علاج کے لئے گیا اور انہیں معلوم ہو جاتا کہ کوئٹہ سے آیا ہے تو اس سے کسی قسم کی فیس نہ لیتے- اس کا اظہار بہت سے لوگوں نے مجھ سے بھی کیا-

خاندان خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی اولاد میں سب سے چھوٹے تھے بڑے بیٹے میاں بشیر احمد صاحب تھے اور ان کے بعد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تھے- خاکسار- اور عنایت اللہ خان حال امریکہ کے بعد عزیزم نسیم احمد قادیان میں 1936ء میں پیدا ہوئے- اور پانچ بہنیں بقید حیات ہیں اور سب سے بڑی بہن جو میاں بشیر احمد صاحب سے بھی بڑی تھیں وفات یافتہ ہیں عزیزم نسیم احمد خاندان میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے سب کو بے حد پیارا تھا- اور سب ہی ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے اباجی- اماں جی کی آنکھوں کا تارا تھا اور اباجی پیار سے "چھیم جی" کہا کرتے تھے- اور یہ خود بھی اباجی- اماں جی کی بہت خدمت کرتے تھے- اور سردیوں میں ہمیشہ اپنے پاس بلا لیا کرتے تھے- اور ان کی خدمت کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے- اور جب بھی کوئی ترقی ملتی- یا کامیابی حاصل کرتے تو ہمیشہ کہا کرتے تھے یہ سب کچھ اباجی- اماں جی کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے بڑوں کی بے حد عزت کرتے اور چھوٹوں سے بے حد پیار- جب کوئٹہ آ-تے تو تمام بچے ان کے گرد جمع ہو جاتے اور وہ لائن بنوا کر انہیں انعام سے نوازتے- ہر رشتہ دار کی خوشیوں اور غموں میں برابر کا شریک ہوتے اور ہر موقع پر شامل ہوتے تھے ابتدائی تعلیم کوئٹہ کے سپیشل ہائی سکول میں حاصل کی- بہت خاموش طبع اور پڑھائی میں مگن رہتے اور 1951ء میں میٹرک کا امتحان امتیازی کامیابی سے پاس کیا اور گورنمنٹ کالج کوئٹہ سے ایف ایس سی میڈکل کے امتحان میں تمام بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی اور لاہور میں کنگ ایڈورڈ کالج میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد 1958ء میں ایم بی بی ایس فائنل اچھے نمبروں میں پاس کر لیا- اور پھر پاکستان فوج میں کمیشن حاصل کرنے کے بعد کشمیر- کوئٹہ- ملتان- کراچی- پشاور اور راولپنڈی میں تعینات رہے- 1969ء میں ایڈنبرا (انگلستان) میں ایف آر سی ایس کی ڈگری حاصل کی- عموماً دو سال میں یہ ڈگری حاصل کرتے ہیں- مگر انہوں نے ایک سال میں ہی ایف آر سی ایس نہایت نمایاں پوزیشن میں ڈگری حاصل کی اور دوسرا سال انہوں نے مور فیلڈ آئی ہسپتال میں بطور ماہر امراض چشم کام کیا- جس پر وہاں کے چیف کنسلٹینٹ جو کہ ملکہ برطانیہ کے Adviser تھے- نے پاکستان آرمی میڈیکل والوں کو لکھا کہ میجر نسیم احمد نہایت قابل امراض چشم ڈاکٹر ہے اسے ضائع نہ ہونے دینا کیونکہ یہ نہایت قیمتی سرمایہ ہیں- چنانچہ انہوں نے اپنے پروفیشن میں اعلیٰ مقام حاصل کیا اور ملازمت کے دوران ترقی کرتے کرتے میجر جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے یہ پاکستان آرمی میں پہلے امراض چشم کے ماہر تھے جنہیں میجر جنرل کا عہدہ ملا- اور 1993ء میں اعلیٰ قابلیت کی بنیاد پر ہلال امتیاز (ملٹری) کا اعزاز حاصل کیا- تمام لوگ دور دور سے علاج کے لئے ان کے پاس آتے بلکہ بیرونی ممالک سے بھی آنکھوں کے علاج کے لئے لوگ آتے تھے- صدر پاکستان کے بھی ذاتی ماہر امراض چشم ڈاکٹر تھے- اور وہ آ کر ان سے آنکھوں کا معائنہ کرواتے تھے- وفات سے ایک ماہ قبل صدارتی ایوارڈ اور گولڈ میڈل حاصل کیا- مالی قربانیوں میں صف اول کے مجاہد تھے- لیکن وہ عموماً اپنی اس مالی قربانی کو مخفی رکھا کرتے تھے- اور اپنے بچوں کو بھی مالی قربانی کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے- بلکہ انہیں کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایک کے بدلہ میں سات سو گنا انعام عطا فرماتا ہے- مگر میرا تجربہ ہے کہ ایک کے بدلہ میں سات ہزار گنا انعام ملتا ہے- اس لئے دل کھول کر مالی تحریکات میں حصہ لیا کرتے تھے- کوئٹہ میں نئی بیت الحمد کی تعمیر شروع ہوئی- میرے ایک معمولی سے اشارہ پر گرانقدر عطیہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کو دیا- اللہ تعالیٰ آپ کے درجات ہر آن بلند سے بلند کرتا چلا جائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے- اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے- (آمین)

ان کے دونوں بیٹوں کیپٹن ڈاکٹر ناصر احمد- کیپٹن ڈاکٹر ندیم احمد اور ڈاکٹر بیٹی کو بھی قابلیت کے اس مقام پر پہنچائے- جس مقام پر پیارے بھائی نسیم احمد فائز تھے- خدمت دین کی جو توفیق انہوں نے پائی تھی- اور اباجی جو کہ کافی لمبا عرصہ کوئٹہ کی جماعت کے امیر رہ چکے تھے- نیز بڑے بھائی جان میاں بشیر احمد بھی بہت لمبا عرصہ امیر جماعت کوئٹہ رہ چکے تھے- اس روایت کو اللہ خاندان میں قائم رکھے اور ہم سب کو خادم دین بنائے- آمین-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے- دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو- اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز یہ پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں- بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے- تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے- اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو- یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو- اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل تحقیر کرے- تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے-

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گذرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے- مگر آج کوئی جا کر دیکھے- کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند تعالیٰ نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا- ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے ہو گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے- کیونکہ عزت اور بڑائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شہری مسائل کی عالمی کانفرنس

اقوام متحدہ کے زیر انتظام ترکی کے شہر استنبول میں ایک عالمی سربراہی کانفرنس ہو رہی ہے جس کا نام انہوں نے HABI TAT II رکھا ہے۔ یہ کانفرنس تمام دنیا کے شہری مسئلوں کے بارے میں غور و فکر کرنے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ شہروں کی آبادی تقریباً تمام دنیا میں ہی بے محابا بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ بعض خاص وجوہ کی بنا پر یہ ترقی پذیر ملکوں میں زیادہ نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے۔ شہروں کی اس بے ترتیب بڑھوتری سے امن و امان۔ جرائم۔ ہاؤسنگ غرض ہر قسم کے مسائل درپیش ہیں۔ اس کانفرنس میں تمام ممالک اس سلسلے میں اپنے اپنے ملک کے تجربات اور حقائق پیش کریں گے اور ان کے حل کے لئے مناسب اقدامات پر بھی غور کیا جائے گا۔

ہمیشہ سے شہروں کی آبادی کم اور دیہی آبادی زیادہ رہی ہے لیکن اب ماہرین کا کہنا ہے کہ جلد ہی یہ نسبت بدل جائے گی اور شہروں کی آبادی دیہی آبادی سے بڑھ جائے گی۔ اور اس کا ذمہ پیدائش کے ریٹ میں زیادتی کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں سے شہروں کی طرف نقل مکانی بھی ہے۔ دنیا میں ہر ہفتے شہروں کی آبادی میں دو لاکھ انسانوں کا اضافہ ہو جاتا ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ اگلے تیس سال تک یہ رجحان برقرار رہے گا۔ جکارتہ، تہران، اور ساں پاؤلو جیسے شہروں کی آبادی ایک نسل کے عرصہ میں تین گنا بڑھ گئی ہے۔ اگلی صدری میں 1657 شہر ایسے ہوں گے جن کی آبادی دس لاکھ سے زیادہ ہو گی۔ اور موازنہ کے لئے یہ بتانا دلچسپی کا باعث ہو گا کہ پچھلی صدی میں صرف ایک شہر ایسا تھا اور وہ لندن تھا۔ اس نقل مکانی سے ہر قسم کے مسائل پیدا ہوں گے جس سے دنیا کا ہر فرد متاثر ہو گا۔ پانی اور نئے مکانات کا مسئلہ سرفہرست ہو گا۔ اور ابھی سے اس خطرے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اگلی صدی میں لڑائیاں تیل کی خاطر نہیں بلکہ پانی کی خاطر لڑی جائیں گی۔

لیکن دنیا کس حد تک اس صورت حال کو برداشت کر سکے گی۔ اقوام متحدہ اس کانفرنس کے انعقاد کے ذریعے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کی کوشش کرنا چاہتی ہے۔

اس سے پہلے اس قسم کی پہلی کانفرنس 1976ء میں ہوئی تھی۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ اگر شہری ضروریات کے لئے ضروری سرمایہ کاری مہیا کر دی جائے تو ایسی خطرہ والی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس عمل سے قومی ترقی میں اضافہ ہو گا۔ یہ سرمایہ کاری سیورز۔ واٹر پائپس۔ سڑکوں۔ ماس ٹرانزٹ سسٹم اور تعمیر مکانات میں ہو گی۔ اور یہ سرمایہ کاری ان تمام مشکلات کا حل بن جائے گی۔

لیکن آج یعنی 1976ء سے بیس سال بعد جبکہ بے شمار شہر اپنی حدود سے باہر چھلکے پڑتے ہیں۔ یہ فضول سی بات معلوم ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صورت حال کا سب سے زیادہ نشانہ تو غریب ممالک ہیں جو کہ اس سرمایہ کاری کے کسی طرح بھی متحمل نہیں ہو سکتے۔ بیسویں صدی میں سب سے بڑے شہروں کی لسٹ میں لندن نیو یارک ٹوکیو کی بجائے لیگوس۔ جاکرتا شنگھائی اور ڈھاکہ کا نام لیا جائے گا۔ جن میں سے ہر ایک کی آبادی آج کے پورے آسٹریلیا کی آبادی سے زیادہ ہو گی۔

اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اس کی ایک مثال ہندوستان کا شہر سورت ہے۔ جس کی آبادی اس وقت 15 لاکھ ہے۔ لیکن وہاں گند اٹھانے اور صفائی کا کوئی انتظام نہیں۔ پینے کے پانی کا انتظام ناپید ہے۔ گندے پانی کے نکاس کا کوئی پلانٹ کام نہیں کر رہا۔ اور نتیجتاً وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا کہ 1994ء میں اس شہر میں طاعون پھوٹ پڑی جس کا خمیازہ سارے ہندوستان کو بھگتنا پڑا۔

OOO

بحرین کا ایران پر الزام

پچھلے دنوں خلیجی ریاست بحرین نے ایران پر الزام لگایا تھا کہ ایران بحرین کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتا ہے اور احتجاجاً بحرین کی حکومت نے اپنے سفیر کو تہران سے واپس بلا لیا تھا۔ اب اس کے رد عمل کے طور پر ایران نے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی بحرین سے اپنا سفیر واپس بلا رہا ہے۔ ایران نے بحرین کے اس الزام کی پر زور تردید کی ہے کہ ایران ملیشیا فورسز کو تربیت دے رہا ہے تاکہ وہ بحرین کی حکومت کا تختہ الٹ سکیں۔ ایران کے وزیر داخلہ علی محمد بشارتی نے کہا ہے کہ ایران کی پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دوسروں ملکوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ بعض ممالک کے اپنے اندرونی مسائل اتنے گھمبیر ہو جاتے ہیں کہ ان کی حکومتیں ان کو کنٹرول نہیں کر سکتیں اور بجائے اس کے ان معاملات کو صحیح طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کی جائے دوسرے ملکوں پر الزام تراشی شروع کر دیتی ہیں۔ بحرین کا معاملہ بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔

بہرحال ایران نے بحرین کے الزام کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ بحرین کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس الزام کو بہانہ بنا کر خلیجی خطے میں غیر ملکی فوجیں متعین کی جا سکیں۔

دریں اثنا بحرین میں حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کئے جانے والے بحرین کے عسکریت پسند افراد کو گزشتہ روز ٹیلی ویژن پر پیش کیا گیا۔ ان افراد نے اس پروگرام میں اپنے اقبال جرم میں بتایا کہ انہوں نے ایران اور لبنان میں فوجی تربیت حاصل کی تھی۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ وہ براہ راست ایرانی رہنما آیت اللہ خامنہ ای کو رپورٹ دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور نے بتایا کہ اسے بحرین میں امریکی فوجوں کے خلاف جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

OOO

پریشانیوں سے بیماریاں

لاہور میں ہونے والے ایک مذاکرہ میں شریک کینسر کے ممتاز ڈاکٹروں اور نفسیات کے ماہرین نے تصدیق کی ہے کہ لڑنے جھگڑنے کی صورت میں جسم کے ہارمونز کی ترتیب میں گڑبڑ ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں دوسرے امراض کے علاوہ کینسر ہونے کا خدشہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اور خواتین اس صورت حال کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ اس مذاکراہ میں یہ بتایا گیا کہ لاہور کے گھروں میں ایک سروے کے مطابق 75 فی صد خواتین محض ذہنی دباؤ اور کھچاؤ کے باعث مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔ ان میں کینسر، عارضہ قلب، السر اور پیٹ کی بیماریاں شامل ہیں ایسی خواتین کو کسی علاج معالجے کی ضرورت نہیں ہوتی نہ ہی ان پر کوئی دوائی اثر کر سکتی ہے۔ بلکہ ان کو محض نفسیاتی علاج اور گھریلو حالات بہتر بنا کر انہیں آسودگی فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان امراض کے پھیلاؤ کا باعث ذہنی اور فضائی آلودگی، گھریلو زندگی میں کشیدگی، اقتصادی مشکلات، مہنگائی، شور شرابے کی دن بدن بڑھتی ہوئی مقدار، وغیرہ وجوہات شامل ہیں۔ ان تمام وجوہات کا شکار لوگ غصہ اور چڑچڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں عارضہ قلب اور کینسر کی شرح دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ مہنگائی اور اقتصادی بدحالی اپنی جگہ لیکن اگر میاں بیوی تحمل اور قوت برداشت سے کام لیں اور ہر قسم کے حالات میں بہتر افہام و تفہیم اور ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی کوشش کریں تو بہت سے نفسیاتی مسائل بغیر کسی دوا دارو کے حل ہو سکتے ہیں۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 14-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر42 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ عبید اللہ علیم صاحب کے ساتھ
6-30 دس سالہ دور کی جھلکیاں- از بی-اے رفیق صاحب 95-5-8
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر155 (دوبارہ)
8-00 نارویجین سیکھئے- سبق نمبر19 (دوبارہ)
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-13 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
11-00 کوئز پروگرام- نوشہرہ بمقابلہ شاہ تاج
11-30 لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی 14 ممبرات کا تعارف بابت حضرت سارہ خاتون صاحب (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام 95-4-7
1-00 لقاء مع العرب نمبر42 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر155 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- از امام عطاء المجیب راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر8 (دوبارہ)
5-00 نظم درود خطبہ لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-6-14
6-30 ملاقات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والوں کے ساتھ 14-6-96
8-00 لقاء مع العرب 96-6-11 (نیا)
9-00 ترکش پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی سبق نمبر7 (دوبارہ)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر156 (نیا)
1-00 طبی معاملات فرسٹ ایڈ- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
1-30 متفرق پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

2-00 خطبہ 14-6-96(دوبارہ)
3-00 فرانسیسی زبان سیکھئے سبق نمبر17
3-30 عورتوں کے حقوق از سسٹر عائشہ 29-1-1994

جمعرات 13-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی- سبق نمبر6(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر41(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ (دوبارہ)
6-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- ہنر
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر154(دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر3(دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 12-6-96 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی سبق نمبر6(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- دلبر مرا یہی ہے از چوہدری ہادی علی صاحب(دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام خطبہ 19-8-94(دوبارہ)
1-00 لقامع العرب نمبر41(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر154(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی- سبق نمبر6(دوبارہ) نمبر5(دوبارہ)
5-00 چینی پروگرام مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ-
6-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 13.6.96(نیا)
7-00 کوئز پروگرام- نوشہرہ بمقابلہ شاہ تاج
7-30 لجنہ اماء اللہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف حضرت سارہ خاتون صاحبہ کے بارے میں
8-00 لقامع العرب نمبر42(نیا)
9-00 بوسنین پروگرام- مجلس سوال و جواب میونخ میں دوسرا حصہ 31-5-94
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- از امام عطاء المجیب راشد صاحب تربیت اولاد- سبق نمبر8
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر155(نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام- مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ
2-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 13-6-96 (نیا)
3-00 نارویجین سیکھئے- سبق نمبر19
3-30 دس سالہ دور کی جھلکیاں از بی اے رفیق صاحب 8-5-94

پیر 17- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقامع العرب
6-00 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر158(دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر20(دوبارہ)
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 16- جون 96ء (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہٰی سبق نمبر8(دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب- صحرا میں احمدیت-حصہ دوم
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام خطبہ 9-6-95
1-00 لقامع العرب 13-6-96(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر158(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی سبق نمبر8(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 17-6-96(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
8-00 لقامع العرب نمبر43(نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(نیا)
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 23-3-94
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 17-6-96
3-00 فرنچ زبان سیکھئے- سبق نمبر18
3-30 احمدی مربیان کی قربانیاں- 2-4-94

منگل 18- جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ- تربیت اولاد- سبق نمبر10 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
6-00 دینی تعلیمات روحانی خزائن
6-30 بیعت اولیٰ از امام راشد صاحب 23-3-94
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے- سبق نمبر18(دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 17-6-96
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ
12-00 پشتو پروگرام- خطبہ 16-6-94
1-00 لقامع العرب نمبر43(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر159(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر10(دوبارہ)
5-00 فرام دی آرکائیوز- تربیت کے موضوع پر خطبہ 3-2-89
6-00 ترجمہ کلام الہٰی- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 18-6-96
7-00 طبی معاملات پر گفتگو-
7-30 عادل بن سعد کے ساتھ
8-00 لقامع العرب نمبر44(نیا)
9-00 نارویجین پروگرام- ... اصول کی فلاسفی نمبر8
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہٰی سبق نمبر9
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر160(نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر27
1-30 عطاء الواحد صاحب کے ساتھ انٹرویو
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 18-6-96(دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر17
3-30 حکایات شیریں- نمبر5(نیا)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ ثوبیہ ہما صاحبہ ایم-اے ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ شوگر اور فالج کے باعث لمبے عرصہ سے بیمار ہیں- اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے مگر خوراک نالی کے ذریعہ دی جا رہی ہے- اور کمزوری بہت ہے- ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-

شیڈول امتحان TOEFL

○ امریکہ- کینیڈا- برطانیہ- آسٹریلیا- نیوزی لینڈ اور وہ ممالک جہاں پر تعلیم انگریزی زبان میں دی جاتی ہے میں جانے سے قبل طلبہ کو TOEFL کا امتحان دینا لازمی ہوتا ہے- TOEFL کا ٹیسٹ پروگرام جمعہ اور ہفتہ کو ہوتا ہے- امسال کی تواریخ اس طرح سے ہیں-

1- جمعہ کا امتحانی پروگرام

12- جولائی 1996ء، 20- ستمبر 1996ء- 6- دسمبر 1996ء، 7- مارچ 1997ء، 6- جون 1997ء

2- ہفتہ کا امتحانی پروگرام

3- اگست 96ء، 26- اکتوبر 96ء، 16- نومبر 96ء، 11- جنوری 1997ء، 8- فروری 1997ء، 19- اپریل 1997ء، 10- مئی 1997ء

پاکستان میں TOEFL کا امتحان دینے والے طلباء و طالبات مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر فارم و دیگر معلومات منگوا سکتے ہیں-

WORLD LEARNING INC
P.O.BOX 13042
KARACHI 75350

(نظارت تعلیم)

کامیابی

○ مکرم ملک محمد اویس صاحب ابن مکرم ملک محمد سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے لاہور بورڈ کے زیر اہتمام F.A کے سالانہ امتحان میں 773/1100 نمبر لے کر ضلع شیخوپورہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے- اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے-

گمشدہ اشیاء

○ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ امان اللہ صاحب باجوہ کی ٹانگہ میں سلائی والی مشین کی موٹر رہ گئی ہے- اگر کسی کو ملی ہو تو براہ مہربانی دفتر صدر عمومی یا فون 692 پر مکرمہ نسیم اختر صاحبہ محلہ دار العلوم غربی حلقہ بیت الخلیل کو پہنچا کر ممنون فرمائے-

(صدر عمومی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز کی پٹیشن پر الیکشن کمیشن کو نئی انتخابی فہرستیں جاری کرنے سے روک دیا ہے اور پٹیشن سماعت کے لئے منظور کرلی ہے- وفاقی حکومت کو بھی نوٹس جاری کردیا گیا ہے- اس پٹیشن کی سماعت موسم گرما کی تعطیلات کے بعد شروع ہوگی- درخواست گزار کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں مجموعی طور پر پانچ الیکشن موجودہ انتخابی فہرستوں کی بنیاد پر کروائے جاچکے ہیں- 1993ء میں چیف الیکشن کمشنر سمیت کبھی کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا- اب اچانک ان میں کیا خرابی آگئی ہے کہ نئی انتخابی فہرستیں جاری کی جارہی ہیں- پٹیشن میں مزید کہا گیا ہے کہ ایک اندازے کے مطابق 20 ملین ووٹروں کو حق رائے دہی سے محروم رکھا گیا ہے اور اتنے ہی جعلی ووٹ بنائے گئے ہیں- جس سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی ہے- ڈپٹی اٹارنی جنرل نے اپنے رضاکارانہ طور پر داخل کئے گئے جواب میں کہا ہے کہ انتخابی فہرستوں پر وسیع پیمانہ پر نظرثانی کی جارہی تھی چنانچہ نئی فہرستیں تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا-

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وزیر اعظم کو ہدایت دے' اپنی پوزیشن واضح کریں- ورنہ مستعفی ہو جائیں- انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے لندن میں "جاگیر" خریدنے کی پریس کانفرنس میں تردید کی مگر ایوان کا سامنا نہیں کیا- ان کے ہاتھ صاف ہیں تو اخبار کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کرتیں- یہ بے نظیر کا نہیں پاکستان کی عزت کا سوال ہے- ایک ماہ قبل پاکستان سے گھریلو سامان برطانیہ منتقل ہوا اور کہا گیا یہ آم ہیں حالانکہ اس وقت تو آم کا سیزن شروع بھی نہیں ہوا تھا- میرے خلاف بولنے والا طوطا چھ ارب کی رٹ لگارہا ہے-

○ سپیکر قومی اسمبلی یوسف رضا گیلانی نے قومی اسمبلی میں وزیر اعظم کے خلاف الزامات کی بحث کی اجازت دینے سے انکار کردیا- اپنی رولنگ میں سپیکر نے کہا کہ اگر ایوان میں الزامات کی تردید کردی جائے تو اسے عموماً تسلیم کرلیا جاتا ہے- چاہے کوئی رکن ذاتی وضاحت سے مطمئن نہ بھی ہو-

○ قومی اسمبلی میں وزیر اعظم کی طرف سے لندن میں مکان کی مبینہ خرید پر اپوزیشن نے "کمینہ" سمیت بعض قابل اعتراض اور نامناسب الفاظ کی ادائگی پر شدید احتجاج کیا اور ایوان کا بیشتر وقت اسی بحث اور گرماگرمی میں گزر گیا- اپوزیشن نے ایک بار پھر اصرار کیا کہ نواز شریف کی تجویز منظور کرکے احتساب کمیشن قائم کیا جائے- اس پر حکومت نے اپوزیشن کو دعوت دی کہ کرپشن 'احتساب' آٹھویں ترمیم' اور خواتین کی نشستوں کے معاملے پر ہمارے ساتھ اپوزیشن مذاکرات کرے- تاکہ سسٹم کو مضبوط بنایا جاسکے-

○ محکمہ انٹی کرپشن نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے سمدھی ایل ڈی اے کے سابق وائس چیئرمین جاوید عمر خان کو 72 پلاٹوں کی ہیرا پھیری پر ان کے گھر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا- ان کے خلاف ستمبر 95 میں مقدمہ درج ہوا تھا جس کے مطابق انہوں نے ایل ڈی اے کے افسروں سے مل کر غریب مالکان کو فراڈ کے ذریعے 72 پلاٹوں سے محروم کردیا تھا-

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے قومی اسمبلی میں ان 14 کروڑ روپے کی تفصیلات ایوان میں پیش کردیں جو آئی ایس آئی نے سابق آرمی چیف جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ کی ہدایت پر سیاست دانوں کو انتخابی مہم کے لئے دیئے تھے- اس میں بتایا گیا ہے کہ نواز شریف کو بھی 35 لاکھ روپے ملے تھے- اس کے علاوہ جماعت اسلامی کو 50 لاکھ' جتوئی 50 لاکھ جونیجو 25 لاکھ عابدہ حسین 10 لاکھ الطاف حسن قریشی اور مصطفیٰ صادق 5 لاکھ' پیر پگاڑا 20 لاکھ جمالی 40 لاکھ' اکبر بگٹی کے داماد ہمایوں مری 15 لاکھ اور چھوٹے گروپوں کو 24 لاکھ روپے دیئے گئے- اس کے علاوہ وزیر داخلہ نے بتایا کہ نواز شریف نے نیو جرسی میں جعلی کمپنی بنائی اور الفیصل بینک کے آگے ہاتھ پھیلایا اور چوہدری شوگر مل کے لئے 15.5 ملین ڈالر کا قرضہ لیا-

○ اپوزیشن کے ترجمان سید تابش الوری نے کہا ہے کہ عورتوں کی سزائے موت ختم کرنا غیر آئینی غیر اخلاقی اور اسلام سے مذاق ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے کسی خاص مقصد کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے- وزیر اعظم کو خوف ہے کہ آئندہ حکومت آئین سے بغاوت کا مقدمہ درج نہ کرا دے جس کی سزا موت ہے-

○ وزیر اعظم کے شوہر آصف علی زرداری نے سنڈے ایکسپریس پر دعویٰ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس اخبار نے "سرے" کے علاقہ میں وزیر اعظم پر ایک محل نما مکان خریدنے کی خبر شائع کی ہے- انہوں نے کہا کہ وہ عالمی عدالت میں بھی جانے کو تیار ہیں- عوام بے گھر ہوں تو ہم کس طرح تعیش کے متحمل ہوسکتے ہیں- ایوان میں نواز شریف نے جو الزام لگایا ہے وہ اس کے ذہن کی اختراع ہے- انہوں نے کہا کہ جلد ہی تمام چہرے بے نقاب ہوجائیں گے-

○ 44 لیگی (ن) ارکان نے نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ شیخ رشید کے خلاف کارروائی کی جائے- پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی پر انہیں نوٹس جاری کیا جائے- ان کی سرگرمیاں پارٹی پالیسی سے متصادم ہیں- اس کے جواب میں شیخ رشید نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلزپارٹی کے جاگیرداروں نے میرے خلاف اتحاد کرلیا ہے- انہوں نے کہا کہ برے وقت میں یہ جاگیردار بھاگ جاتے ہیں مگر میں کبھی اپنے قائد کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا-

○ خزانہ اور اقتصادی امور کے بارے میں وزیر اعظم کے مشیر وی- اے- جعفری نے کہا ہے کہ برآمدات بڑھ گئی ہیں- درآمدات میں کمی ہوئی ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاری دگنی ہوگئی ہے انہوں نے بتایا کہ بجٹ کے خسارے کو 97-96 میں 5 فی صد سے کم کرکے 4 فی صد تک لایا جائے گا- اس کے لئے عوام کو 40- ارب کے ٹیکسوں کی کڑوی گولی نگلنی پڑے گی- انہوں نے بتایا کہ اقتصادی ترقی کی شرح بڑھ کر 6.1 فی صد ہوگئی ہے- 80 صنعتی یونٹ نجی شعبے میں دیئے گئے جس کے خاطر خواہ نتائج نکلے ہیں-

○ پاکستان بار کونسل کے رکن اور سابق اٹارنی جنرل چوہدری محمد فاروق کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ کے 13 متاثرہ ججوں کے خلاف ہائی کورٹ میں درخواست دائر کرنے پر لاہور ہائی کورٹ کے ایک متاثرہ جج مسٹر جسٹس چوہدری خورشید احمد نے چوہدری محمد فاروق کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں توہین عدالت کی درخواست دائر کردی ہے- درخواست میں کہا گیا ہے کہ چوہدری فاروق کی درخواست سے پوری عدالت عالیہ کا وقار مجروح ہوا ہے-

○ اسرائیل نے لبنان پر دوبارہ بمباری شروع کردی ہے- جنوبی لبنان پر اسرائیلی جہازوں نے متعدد پروازیں کیں اور شہری آبادی پر بم برسائے-

○ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ ایران دہشت گردی میں ملوث ہے- وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ ایران علاقے میں دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے اور یہ کہ ایران نے بحرین کی حکومت کے مخالفین سے رابطے کئے ہوئے ہیں-

○ ایران نے بحرین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کسی سازش میں ملوث ہونے کی تردید کردی ہے-

○ بھارتی اخبارات کا کہنا ہے کہ کانگرس پارٹی کے خلاف بدعنوانی کے الزامات سے بھارتی وزیر اعظم دیوگوڑا کی جیت متاثر ہوسکتی ہے-

○ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ وادی میں ہونے والے انتخابات فراڈ تھے- بیلٹ بکس جعلی ووٹوں سے بھردیئے گئے انہوں نے وزیر اعظم گوڑا کی طرف سے ریاست کو اندرونی خود مختاری دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا-

ہومیوپیتھک علاج کیلئے قابل اعتماد نام
اوقات کار: صبح 8½ تا 12 بجے' شام 5½ تا 8½ بجے
فرحت کلینک (ہومیو) طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

مفید اور مؤثر مشروبات
• شربت بادام • شربت صندل
• شربت فرحت افزاء
• شربت بزوری بارد
صحت کیلئے بھی اور مہمان نوازی کیلئے بھی
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

اکسیر اٹھراء — مرض اٹھراء کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ — اولاد نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاقِ معدہ — گیس، بدہضمی و دیگر امراض معدہ کی ایک مؤثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار- ربوہ
فون: 777-04524

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز- جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں- آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 589-04524

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے- ۶۰ گرام ۹۰ روپے- ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534